OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828; pISSN: 2519-6480
Vol.12 Issue 13June 2023

"منتخب غیر منقط منظوم اُردو کتبِ سیرت" ایک جائزہ

(مدح رسول ﷺ، داعی اسلام ﷺ)

A REVIEW OF SELECTED GAIR MANQOOT MANZOOM URDU BOOKS OF SIRAH

Dr. Asma Aziz,
Assistant Prof. Deptt. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad

Ms. Anam Sattar
Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad

Dr. Muhammad Imran Malik
Asst. Professor(visiting), Baba Guru Nanank University Nankana Sahib

Abstract: Sirah writing is a very blessed work for Muslim authors,autobiographers and poets. There is great literature of Sirah available in urdulanguage in form of biography of Hazrat Muhammad ﷺ and poetry abouthim. Muslim authors, Sirah biographers and poets desire to write the Sirah ofHazrat Muhammad ﷺ and devotional poetry in a very different and beautifulstyle with unbounded love and respect because only those can extol the Sirahof Prophet (PBUH) whose hearts are pure and pious. In the art of Sirah Writingand Naatgoai (نعت گوئی), Gair Manqoot Manzoom (غیر منقوط منظوم)/ Sant eAatilah (صنعتِ عاطلہ) Sirah writing a very unique literature is available. Thisresearch deals with the review of these literarture i.e Madh e Rasool by RagibMurad Abadi and Daaia Islam by Sadiq Ali Bastawi to foreground the adorablecharacteristics of our Prophet (PBUH) to deepen his love in the hearts of thecontemporaries and the generations to come. The Sirah of Hazrat Muhammadﷺ during his stay at Makkah and Madinah both are covered in theabovementioned works highlighting the different phases of dominance of Islamthrough the charismatic and forgiving traits of Prophet (PBUH). This researchhelps to highlight that this work is a valuable contribution and quality literaute inits respective field.

Keywords: Books of Sirah, Urdu literarture, Gair Manqoot Manzoom,dominance of Islam

موضوع کا تعارف

تاریخ انسانی میں یہ روایت مسلسل جاری رہی ہے کہ ہر تہذیب ما قبل تہذیب سے استفادہ کرتی ہے اور مابعد تہذیب کے لیے کچھ نیا چھوڑ جاتی ہے۔ مابعد تہذیب اس کو اپناتی اور اس میں اپنا حصہ ڈال کر اسے اگلی تہذیب کی طرف منتقل کر دیتی ہے اور ہزاروں سالوں سے انسانی تہذیب میں یہ روایت مسلسل چلی آ رہی ہے۔ اسلامی تہذیب جو قرون وسطیٰ

تمہید

غیر منقوط اُردو منظوم سیرت نگاری نعت ہی ایک شکل ہے۔ نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ نعت کے لغوی معنی تعریف و توصیف کے ہیں اور اصطلاحی معنی شعری اصناف میں حضرت محمدؐ کی تعریف و توصیف کرنا کے ہیں۔[(۱)(۲)] اس حوالے سے نعتیہ کلام کو منظوم سیرت نگاری بھی کہا جاتا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو شاعری میں نعت اپنے تنوع، مقدار، موضوع اور معیار کے اعتبار سے تمام اصناف، تا شاعری میں نمایاں اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اردو کی نعتیہ شاعری، نعتیہ کلام یعنی منظوم سیرت نگاری میں متفرق شعراء نے اپنی اپنی بساط اور ذہانت کے اعتبار سے منظوم کتب سیرت تحریر کیں۔ پھر ان میں سے اعلیٰ ذہانت اور وصف والے شعراء جن پر اللہ تعالی کا خاص کرم ہوا انہوں نے عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر غیر منقوط منظوم کتبسیرت تحریر کیں۔ ان منتخب غیر منقوط منظوم کتبسیرت کا جائزہ درج ذیل ہے:

۱۔ (مدح رسول ﷺ)

"مدح رسول ﷺ" راغب مراد آبادی کا اُردو غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ جو مکمل ہوا ۱۹۷۹ء لیکن اشاعت ۱۹۸۳ء میں ایجوکیشنل پریس سے ہوئی۔" [(۳)] یہ کتاب 40 غیر منقوط نعتوں اور 23 رباعیوں پر مشتمل ہے۔ راغب مراد آبادی صاحب کا اصل نام" سید اصغر حسین" ہے [(۴)] آپ کا تخلص" راغب" ہے۔[(۵)] آپ 27 مارچ 1918ء کو دہلی کے ایک گاؤں مراد آباد میں پیدا ہوئے اسی نسبت سے آپ" راغب مراد آبادی" کے نام سے مشہور ہوئے۔[(۶)] آپ نے بی۔ اے کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ السنہ شرقیہ کے کئی امتحانات بھی پاس کیے۔ اور طبیہ کالج، دہلی سے طب کی سند بھی حاصل کی۔[(۷)] راغب مراد آبادی تقسیم ہند کے وقت پاکستان آ گئے اور جنوری 201ء میں کراچی میں انتقال فرما گئے۔[(۸)] راغب مراد آبادی کی شاعری پر بہت سی تصانیف ہیں لیکن غیر منقوط ادب پر مشتمل ان کا نعتیہ کلام کا مجموعہ "مدح رسول ﷺ" ہے۔

۱۔ "مدح رسول ﷺ" میں تمام تر غیر منقوط حروف پر مشتمل ہے۔ اور ان ۱۷ غیر منقوط حروف کے دائرے میں رہ کر ہی شاعری کی ہے۔ سوائے ان کے تخلص کے۔

راغب کم سودا اٹھ دوڑ کھلا در رسول ﷺ (۹)

۲۔ مدح رسول ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے 13 غیر منقوط صفاتی نام جنہیں اسماء الحسنی بھی کہا جاتا ہے استعمال کئے ہیں جن میں الاوّلُ، الصَّمَدُ، اَلْا حَدُ، اَلْوحِدُ، الْوَدُوْدُ، اَلْواَسِعُ، اَلْعَدْلُ، اَلْحَکَمُ، اَلْمُصَوَّرُ، اَلسَّلَامُ، اَلْمِلِکُ، اِلاَّ هُوْا، مَالِکُ، الْمُلْکِ شامل ہیں۔(۱۰)

۳۔ اسی طرح غیر منقوط اسماء النبی ﷺ کو بھی اپنی غیر منقوط شاعری میں شامل کیا ہے، جن میں مُحَمّدٌ ﷺ، مُکَرَمٌ، مَحَرَمٌ، اوَّلٌ، مَعْلُوْمٌ، کَامِلٌ، اٰمِرٌ، اَوْلٰی، عَادِلٌ، حٰمٓ، طٰسٓ، طٰهٰ، رَسُوْلٌ، دَاعِ، مَاحٍ، مَهْدٍ، هَادٍ، دَاعِ، مَحْمُوْدٌ، حَامِدٌ، اَحْمَدٌ، رَسُوْلُ، الْمَلَاحِمِ، مَدْعُوٌّ، مُطَهَّرٌ شامل ہیں۔(۱۱)

۴۔ راغب مراد آبادی نے غیر منقوط اسماء الحسنی واسمائے النبی ﷺ کو اپنی کتاب میں شامل کر کے اس بات کی تائید کرنے کی کوشش کی ہے کہ غیر منقوط کی روایت اللہ تبارک وتعالیٰ سے بھی ثابت ہے مزید یہ کہ اللہ کا اسم ذاتی "اللہ" اور رسول اللہ ﷺ کا اسم ذاتی "محمد اور احمد" یہ تمام اسماء غیر منقوط ہیں۔

۵۔ "مدح رسول ﷺ" کے بارے میں شان الحق الحقی نے لکھا ہے کہ: "جناب راغب مراد آبادی، میرے عہد کی ان چند باکمال ہستیوں میں سے ہیں۔ جن کے سامنے میرا سر نیاز، جذبہ، عقیدت اور فوارو تحسین سے جھک جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے آپکو استاد نہیں کہلوایا مگر استاد کا لقب انہیں زیب دیتا ہے۔ راغب صاحب کی نعتوں میں بھی کوئی بات ثقاہت یا معقولیت سے ہٹی ہوئی نہیں ملے گی۔ اظہار محبت واردات ہے جیسا کہ چاہیے۔ مگر پوری احتیاطوں کے ساتھ جو ان کے خلوص کلام کی شاہد ہیں۔ یہ مجموعہ اُردو ادب کے جواہر خانے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے اور یقین ہے کہ فارسی میں فیض کی "سواطع الہام" کی طرح راغب صاحب کا یہ کارنامہ بھی اُردو میں منفرد رہے گا۔"(۱۲)

۶۔ ابو الخیر کشفی کہتے ہیں کہ: "مدح رسول ﷺ کی نعتوں اور رباعیوں میں بہت کم مقامات ایسے ہیں جہاں مصنف غیر منقوط اظہار، جذبہ اور اُردو کے مزاج پر غالب آئی ہوئی ہو۔ وہاں بیشتر مقامات پر یہ مشتعل صفت درمیان نہیں بنی بلکہ وسیلہ انعکاس جذبہ وخیال کے طور پر سامنے آتی ہے۔"(۱۳)

۷۔ شاعر نے اپنے فن کمال کا اظہار کرتے ہوئے عقیدت سے آپ ﷺ پر درودوسلام کے تحائف بھیجے ہیں۔ آخری شعر میں شاعر نے اپنا تخلص، اپنا نام لیکر خود کا پکار کر خود کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ راغب کا دل ہر وقت، ہر لمحہ آپ ﷺ کی ذات اقدس ﷺ پر درودوسلام کے تحائف بھیجتا ہے:

سرورِ دو سرا درودوسلام ماہ دارِ حرا درودوسلام
مَحْرم سِرّ لَاو اِلاّاللّٰہ حَرم مُدّعادرودوسلام

دل راغب کا ورد ہر لمحہ ماہِ مصرِ عَطادرودوسلام (۱۴)

۸۔ شاعر آپ ﷺ کا ذاتی نام "احمد" لیکر آپ ﷺ کی تعریف بیان کی ہے:

عالم علم الاسما احمدﷺ طٰہٰ ، عالم آرا احمدﷺ

محرم سِراَحَد کا احمدﷺ حاکمِ کُل کا دُلارا احمدﷺ

درگاہِ اللہ صَمَد کا راغب لُولُوِ لَا لَا احمدﷺ (۱۵)

۹۔ شاعر نے آپ ﷺ کے قدموں میں جان جانے کی غیر منقوط دُعا کچھ اس طرح سے کی ہے کہ:

مِرا سر ہو رسول اللہ ﷺکا در ہو رسول اللہ ﷺ کا در ہو مِرا سر ہو

اُٹھو ، راہِ حَرم لو، ڈر کو ٹھکراؤ دَرَہ حائِل ہو ، صحرا ہو کہ صر صر ہو (۱۶)

۱۰۔ شاعر اپنے ان جذبات کی عکاسی کہ میرا دل حضرت محمد ﷺ کا ہو گیا ہے اور مجھے آپ ﷺ کا در ملا ہے۔ دنیاو جہاں کے تمام گدا آپ ﷺ کے در کے ہیں اور تمام سائلوں پر محمد ﷺ کا کرم ہر دم رہتا ہے۔ اس قدر کرم ہوتا ہے کہ گدائے محمد ﷺ کے دشمنوں کی ساری چالاکیاں اور مکاریاں رائیگاں جاتی ہیں، اس طرح کی ہے:

در ملا محمدﷺ کا دل ہوا محمدﷺ کا

ہر گدا محمدﷺ کا کام ، ہر عدو کا فکر

مدح کا راغبؔ کو دکھ سدا محمدﷺ کا (۱۷)

۱۱۔ کتاب کے اختتام پر راغبؔ صاحب نے مشکل ترین غیر منقوط الفاظ کے معنی صفحہ نمبر 168 سے لیکر صفحہ نمبر 176 تک حروف تہجی کے اعتبار سے لکھے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کیلئے آسانی رہے۔ (۱۸)

۱۲۔ راغب مراد آبادی نے کتاب کے آخری صفحے پر غیر منقوط اشعار میں لکھا ہے کہ میں نے محمد ﷺ کہا تو اتنا کمال ہو گیا کہ دل کے سب دردو غم مٹ گئے اور مجھ پر اتنی رحمتیں برسیں، اتنا کرم ہوا کہ میں یہ کتاب لکھنے کے قابل ہوا اور اس کتاب کی وجہ سے مجھ پر رحمت اور کرم کی بارشیں برس رہی ہیں:

لو ، محمدﷺ کہا، کمال ہوا دُور دِل کا مگاملال ہوا

محمدﷺ، اساس علوم و حکیم محمدﷺ، مُطاعَ و مصادِ و کرم (۱۹)

۱۴۔ شاعر نے یہ کتاب صرف اور صرف عشقِ محمد ﷺ میں ڈوب کر لکھی ہے تبھی کتاب کے اختتام پر نام محمد ﷺ دیوانوں کی طرح پکارا ہے:

محمدﷺ محمدﷺ محمدﷺ محمدﷺ (۲۰)

۲۔(داعی اسلام ﷺ)

"داعی اسلام ﷺ" مولانا صادق علی قاسمی بستوی کی تصنیف ہے۔انہوں نے غیر منقوط منظوم کتاب لکھ کر علمی حلقے میں اپنی صلاحیت کالوہا منوایا۔ان کا اصل نام "صادق علی انصاری قاسمی دریابادی بستوی" ہے۔ (۲۱) ریاست اتر پردیش کے ضلع بستی کی سرزمین پر ایک دینی خانوادہ میں 15 اپریل 1936ء کو جنم لیا۔آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز قدیم دینی درسگاہ مدرسہ دینیہ موڑاڈیہ بیگ سے ہوا۔ (۲۲) آپؒ نے پنجاب یونیورسٹی، یوپی مدرسہ، الٰہ آباد بورڈ، جامعہ اُردو علی گڑھ کے منعقدہ امتحانات میں حصہ لیکر نمایاں نمبروں سے پاس ہو کر ممتاز ڈگری ہولڈرز کے زمرے میں شامل ہو گئے۔ (۲۳) آپ نے جامعہ خادم الاسلام، ہاپوڑ یوپی، مدرسہ جعفریہ ہدایت العلوم کرہی سنت کبیر نگر یوپی، مدرسہ اطہر العلوم امر ڈوبھا سنت کبیر نگر یوپی مدرسہ عربیہ سراج العلوم اتر پردیش اداروں میں درسی نظری خدمات پیش کیں۔ (۲۴) مولانا صاحب نے تصنیف و تالیف کے میدان میں ایک درجن سے زائد کتابیں تحریر کیں۔(۲۵) مولانا صاحب نے 1988ء میں ایک ماہنامہ اُردو رسالہ "نقوش حیات" جاری کیا۔ (۲۶) مولانا صاحب ایک باصلاحیت عالم دین، انشاء پرداز، نثر نگار، ادیب اور باکمال صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ قادرالکلام شاعر اسلام بھی تھے۔ (۲۷) مولانا صاحب بیماری کے سبب 15 دسمبر 2018ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کی تدفین آپ کے آبائی وطن دریابادی میں ہی کی گئی۔(۲۸)

۱۔ مولانا صادق علی بستوی کی کتاب "داعی اسلام" غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔یہ کتاب 1993ء کو خالد کمال اشاعت گھر لہرولی سے شائع ہوئی۔یہ کتاب 201 صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں آپ ﷺ کے حالات زندگی کو غیر منقوط منظوم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آپ ﷺ کی تمام تر سیرت کو غیر منقوط نظم کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے کیونکہ اس کتاب کے علاوہ جتنی بھی غیر منقوط منظوم کتب سیرت تحاریر کیں ہیں وہ بس حمد و ثناء اور آپ ﷺ کی مدح تک رہی ہیں۔اس کتاب میں مدح رسول ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی زندگی کے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔علم و فنون کی ایسی مثال کہیں نہیں ملتی جیسی مولانا صاحب نے قائم کی ہے۔

۳۔ کتاب لکھنے کا مقصد نوجوان نسل میں عشق محمدیہ ﷺ کا جذبہ اجاگر کرنا ہے اور محمد ولی رازی صاحب کی سیرت کی غیر منقوط کتاب "ھادی عالم ﷺ" کو نظم کی شکل دینا تھی۔اور سب سے اہم مقصد دنیا کے سامنے عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبے ہوئے منفرد ادبی فن پارہ پیش کرنا تھا۔جس کو مولانا صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

ولی کی ہادی عالم ملی اک علم والے سے ملا اک حوصلہ دل کو مرے اسکے مطالعے سے

ملا اک حوصلہ دل کو، ملمع کردوں مصرعوں سے معریٰ اس رسالے کو، مرصع کردوں مصرعوں سے

سہارے ہے مگر اللہ کے ہر کام مسلم کا کرم اللہ کا اک حل محکم ہے، مسالم کا
ارادے کو اگر محکم ہے، مالک دے گا آگاہی مراحل رہ کے طے کر لے گا گر ہے حوصلہ راہی
مرصع مصرعوں سے مسطور ہوں احوال ہادی کے مرصع مصرعوں سے معمور ہوں احوال ہادی کے
مکمل سعی ہے سارا کلام اک راس ہو سادہ ہر اک اہل مطالعہ اس کا ہو دلدار و دل دادہ (۲۹)

۴۔ مولانا صاحب کی تصنیف "داعی اسلام ﷺ" کے متعلق مختلف کبار علماء کے فرمودات کچھ یوں ہیں:

مولانا سلیم اللہ خان نے "داعی اسلام ﷺ" کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے: "یہ کتاب مولانا ولی رازی کی کتاب "ہادیٔ عالم" کے طرز پر منظوم بلانقطہ سیرت کی کتاب ہے۔۔۔ یہ انہوں نے بہت ہی مشکل کام کیا جو ایک بہت ہی اونچی صلاحیت والا آدمی کر سکتا ہے۔" (۳۰)

مولانا ولی رازی لکھتے ہیں کہ: "میں اس کتاب کو دیکھ کر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے بھی یہ کتاب مجھ تک پہنچی تھی۔ میں اپنے لیے بہت ہی بڑی سعادت سمجھتا ہوں کہ صادق صاحب نے اس عظیم کتاب کو "ہادیٔ عالم" کی نسبت سے پیش کیا ہے۔ جہاں تک اصلاحی مقامات کی نشاندہی کی بات ہے تو میں صادق صاحب کو استاد سمجھتا ہوں اور اس کتاب کو بطور ہدیہ وصول کرتے ہوئے اپنی حوصلہ افزائی کا سبب محسوس کرتا ہوں۔" (۳۱)

مولانا محمد تقی عثمانی کا کہتے ہیں کہ: "آپ نے تو بہت ہی مشکل اور بڑا اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔"

۵۔ مولانا صاحب نے قارئین کیلئے دعا اور درخواست کی ہے کہ:

کرم ہی سے ہو اللہ کے اہمال حصے کا کرم ہی سے ہو اللہ کے اِکمال حصے کا
اگر کوئی کسی کو سہو حاصل ہو رسالے سے کرے لکھ کر کلام وہ اس مطری کار والے سے
وصول اس سعی کو مولا کرے احساس کاری دے دو عالم کی مرے مولیٰ دوامی کامگاری دے (۳۲)

۶۔ مولانا نے اس کتاب "داعی اسلام ﷺ" میں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو 3 حصوں یعنی تین (۳) ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے جیسا کہ **دورِ اوّل:** "داعی اسلام ﷺ کے اوّل احوال" **دورِ دوم:** "داعی اسلام ﷺ کا مکی دور" **دورِ سوم:** اعلائے اسلام کا دور"۔

۷۔ **دورِ اوّل** میں نبوت سے قبل کے تمام اہم واقعات، ماحولِ مکہ، رسول اللہ ﷺ کے دادا، نام و نسب، شادی، اولاد، غار حرا میں عبادت و غور و فکر وغیرہ کو نظم کی صورت میں مرتب کیا ہے۔ دورِ اوّل میں سے چند امثال درج ذیل ہیں:

ا۔ ابرہہ کا تذکرہ حاکم حاسد سے کرتے ہیں جس نے حسد اور تکبر کی بناء پر مکہ پر حملہ کیا تھا۔ اس لشکر کو ہاتھی والے بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ابرہہ اپنی فوج کو ہاتھیوں پر سوار آیا تھا تا کہ بیت اللہ کو گرا سکے۔ مولانا صاحب نے یوں لکھا ہے:

رسول اللہ ﷺ کی آمد کے سال اک حاکم حاسد ہوا راہی حرم کی، دُور لے کر عسکرِ واحد
ارادے سے حرم کو ڈھا کہ وہ مسمار کر ڈالے کہ محرومِ حرم مکہ کو وہ مکار کر ڈالے (۳۳)

۲۔ آپ ﷺ کے اسمائے گرامی پر شاعری کچھ اس طرح سے کرتے ہیں کہ:

حمل کے مرحلے سے ہی رہا اکرام احمد ﷺ کا ہوا اُمِّ رسول اللہ ﷺ کو الہام احمد ﷺ کا
لکھا ہے داور عالم کا رکھا اسم احمد ﷺ ہے رکھا دادا کا مروی ہے کہ وہ اسم محمد ﷺ ہے
لگا اسم محمد ﷺ، اسم اطہر اور لوگوں کو ملا اسم گرامی اس طرح سے اور لڑکوں کو (۳۴)

۸۔ دورِ دوم میں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کا دور وحی سے لیکر ہجرت مدینہ تک کا سفر کے تمام واقعات شامل ہیں۔

دورِ دوم کی چند امثال درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرتِ عمرؓ کے اسلام لانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہیں اور تلفظ کی صحیح ادائیگی کے لئے اعراب کا بھی استعمال بھی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے مولیٰ کا لفظ استعمال کرتے ہیں:

ہوئے دل سے دعا گو ھادی عالم اِدھر مولیٰ کسی عَمرؔ و عُمرؔ کو حامی اسلام کر مولیٰ
ہوا امر الٰہی وحی سے ھادی عالم کو کہ عمرؔ و اسلام سے محروم ہو گا، مطلع ہو لو
دعا کی، ہو عُمر مولیٰ ارہ اسلام کا سالک عمر سے کر مود اسلام کی مولیٰ مرے مالک
دعا ھادی اکرم کی ہوئی کامگار، آ کر عمر اسلام لائے ہادیِ اکرم کے دادا آ کر (۳۵)

۲۔ ہجرتِ مدینہ کے لئے "وداعِ مکہ"، قتل کا ارادہ کیا کے لئے "امیر ہلا کی" اور مدینہ منورہ کیلئے "سوئے معمورہ" کے غیر منقوط الفاظ استعمال کیے ہیں جیسے:

اُدھر امر ہلا کی رسول، اٹھے وہ طے کر کے ہوا معلوم ہادی کو اِدھر وحی الٰہی سے
ہوا اولادِ مآلِ کار حکم دورِ عالم سوئے معمورہ ہادی رواں ہوں ہادی اکرام (۳۶)

۳۔ غار ثور کو غیر منقوط متبادل "کھسار کی گھاٹی" اور پناہ لینے کو "لُک کر" پنجابی کے غیر منقوط لفظ میں لکھا۔ صحرائی کبوتروں کیلئے متبادل غیر منقوط صحرائی "حمام" استعمال کیا ہے جیسے:

گئے کہسار کی گھاٹی کو ٹھہرے ہادی اکرم رہے ہمراہی رحلہ، مکرم حامی و ہموم
رہے ہادی و ہم دم، کھوہ سے کہسار کی لک کر رہے واں، وادی مکہ کے ہر سر دار سے لک کر
ہوا حکم الٰہی کھوہ کے سارے کھلے حصے معمر مکڑی کو، آ کر اسی لمحہ، اسے ڈھک لے
اسی دم دو عود، اڑا کر صحرائی حمام آئے وہ معماری کو گھر کی، کر کٹ و کوڑا، اٹھا لائے
ہوا اس کھوہ کا حال دگر حکم الٰہی سے وہاں گمراہ آ کر لوٹ آئے گھر کو، راہی سے (۳۷)

۹۔ اس حصے میں آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد کے تمام واقعات کو مختصراً کر کے نظم کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔"اعلائے اسلام کا دور" یعنی اسلام کے غلبے کا زمانہ۔ہجرت مدینہ کے بعد اسلام کو مکمل طور پر غلبہ حاصل ہوا اور چاروں طرف اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔جس کی چند امثال ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

(الف) مسجد کی تعمیر کیلئے غیر منقوط متبادل لفظ"اللہ کے گھر کی معماری" لکھا ہے۔سر جھکانے کو"سر ٹکائے" اور نماز کیلئے"عماد اسلام" کا غیر منقوط متبادل الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اُدھر کا دور اسلامی مصلّٰی سے رہا عاری ہوئی اس واسطے اللہ کے اک گھر کی معماری
کہ ہر اک ہو کھڑا آکر وہاں، اللہ کے آگے ٹکائے سر، الحمد اللہ، گھر اللہ کے آگے
کھڑا رکھے عمادِ اسلام کا، اسلام کا حامل رہے ہر دم ہر اک، اللہ کے احکام کا عامل
ملا اکرام معماری کا گھر کی گاؤں والوں کو سرورِ دل ملا اسلام کے مسحور لالوں کو
ہوا موسوم، اوّل دار وہ اللہ کے گھر سے مصلے سے درِ اکرام سے،"اللہ کے ڈر سے" (۳۸)

(ب) اصحابِ صفہ کے لئے"اُسارہ والے" اور حضرت جبرائیلؑ کے لئے"اہل کسار" استعمال کیا ہے:

اُسارہ اک عدد حرم رسول اللہ کے آگے رہا اسکول اول واسطے اللہ والوں کے
ملائک اطلاع اہل اُسارہ کے لئے لائے کہ ہے وہ دل وہاں اللہ کے اکرام کے سائے (۳۹)

(ج) غزوہ بدر کے قیدیوں کی رہائی کے بارے میں لکھا ہے کہ جن کے پاس مال و دولت تھے وہ لوگ مال دے کر رہا ہو گئے لیکن جو لوگ غریب تھے اور مال و دولت نہیں تھا پاس تو ان کیلئے حضور ﷺ نے حکم جاری کیا کہ ایسے لوگ یعنی ایک ایک شخص مسلمانوں کے دس دس لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔جو دس افراد کو پڑھنا لکھنا سکھائے گا اسے رہا کر دیا جائے گا۔حضرت زید بن حارثؓ نے اسی طرح لکھنا پڑھنا سیکھا تھا۔

رہا محصور سارے ہوگئے اموال دے دے کر رہائی کے لئے مالی مدد لی حال دے دے کر
کئی اک لوگ محرومی سے مالی رہ گئے لو گو ملا حکم رسول اللہ رہائی اسطرح دے دو
کہ دس دس لڑکوں کو اسلام کے لوگوں کے لے آؤ کہو محصور لوگوں سے لکھائی دس کو سکھلاؤ
مرامالی رہائی کے لئے حکم لکھائی ہے لکھائی ہی کے ماہر کی لکھائی سے رہائی ہے (۴۰)

مولانا بستوی کے فن کمال کے بارے میں جتنا بھی کہا جائے لکھا جائے کم ہے۔غیر منقوط نظم کی صورت میں غیر منقوط سیرت لکھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن کام ہے مگر مولانا صاحب نے یہ ناممکن کام بھی کر دکھایا اور علمی ادب کی دنیا میں اپنے فن کمال کا لوہا منوایا۔

حاصلِ تحقیق

سیرت نگاری وجودِ سرورِ کونین محمد ﷺ سے تا حال ایک مبارک فریضہ کے طور جاری ساری ہے اور نعت گوئی اسی فن کا ایک مدون شعبہ ہے اور بر صغیر بلخصوص زبانِ اُردو میں سیرت نگاری و نعت گوئی میں قابلِ قدر معیاری ادب موجود ہے جس کا اعتراف دنیا میں مسلم و غیر مسلم طبقہ میں ہو چکا ہے۔ زیرِ بحث تحقیق میں سیرت نگاری، نعت گوئی اور غیر منقوط منظوم اُردو ادب کا جائزہ لیا گیا ہے اس جائزہ میں دو اُردو غیر منقوط منظوم کُتبِ سیرت کا جائزہ لیا گیا ہے جن میں "مدح رسول ﷺ" راغب مراد آبادی" اور "داعی اسلام ﷺ از مولانا صادق علی قاسمی بستوی" شامل ہیں۔ دونوں شاعر حضرات اپنے میدانوں میں اپنی قابلیت کا لوہا منوا چکے ہیں۔ دونوں کتب میں بڑے ہی ماہرانہ طریقے سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر شعراء نے اپنا کلام پیش کیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی اس محنت طلب کاوش کو قبول فرمائے (آمین) کیونکہ صنعتِ عاطلہ میں منظوم سیرت نگاری و نعت گوئی کوئی عام کام نہیں ہے اس میں غیر منقوط کی وسعتِ الفاظ چاہیے اور اس کی سعی وہی کر سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو۔ اور اکثر موقعوں پر قلتِ الفاظ کے سبب دیگر زبانوں کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے جن میں عربی، فارسی، انگریزی، پنجابی اور ہندی وغیرہ ہیں اور اس کا مظاہرہ دونوں کتب میں نظر آتا ہے۔

دونوں کتب کا اسلوب جُدا ہے اول کتاب میں صرف مدحت و ثنائے رسول ﷺ کو موضوع بنایا ہے جبکہ ثانی کتاب میں مدحت و ثنائے رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے حیاتِ مبارکہ کے مکی و مدنی ادوار پر بھی غیر منقوط کلام کیا ہے۔ راغب مراد آبادی نے اپنی کتاب کے آخر میں فرہنگ دے کر قارئین کے لئے آسانی کر دی ہے جبکہ صادق علی بستوی نے اپنے کلام میں نہایت عمدہ غیر منقوط اصطلاحات متعارف کروائیں ہیں۔ دونوں کتب اُردو اسلامی ادب کے لسانی فن پاروں میں مثالی اضافہ ہیں۔ انکی اس نہج کی سیرت نگاری نے اُردو صنعتِ عاطلہ کو بھی چار چاند لگا دیئے ہیں اور اُردو سیرت نگاروں اور نعتیہ کلام لکھنے والوں کے لئے راہنما ہیں۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ ممتاز حسین، خیر البشر کے حضور میں، ادارہ فروغ اردو، لاہور 1975ء، ص15

MūmtāzHūssain, Khāīrūl Basher KāHazur Main, IdarāhFarūqh ī ūrdū, La, āhūre, 1975, P.15

۲۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، تاریخ اصناف نظم ونثر، کراچی رنگ ادب 2015ء ص2

MūḥammadAshraf Kama, āl, Dr. Ta, ālrī khAsna, ā l f-e-Nazm- ū - Nasar, Kara, ālchi, Rang-y -Adab, 2015, P.2

۳۔ مراد آبادی، راغب، مدح رسول ﷺ، ص۴:
MūrādAbādi, Rāghib, Midhaūt Rasūl (P.B.U.H), P.4

۴۔ شمس الحق، پیمانہ غزل، جلد دوم، ص۸۸:
Shams ūlHaq, Peyma, ānahy Ghazal, Vol.2, P.88

۵۔ ایضاً Ibid

۶۔ ایضاً Ibid

۷۔ ایضاً Ibid

۸۔ ایضاً Ibid

۹۔ مراد آبادی، راغب، مدح رسول ﷺ، ص۲۳
Murā d Abadi, Raghib, MidahutRasū l (P.B.U.H), P.23

۱۰۔ ایضاً، ص:۴ Ibid, P.4

۱۱۔ ایضاً، ص۵ Ibid, P.5

۱۲۔ شان الحق، حقی، شاعری الفاظ کا فن، مشمولہ: مدح رسول ﷺ از راغب مراد آبادی، ص۲۴:
Shān ul Haq, Haqqi, ShāirīAlfāzkā Fun, Mashmūla: Midahut Rasool (P.B.U.H) azRāghebMurādAbādi, P.24

۱۳۔ سید ابو الخیر، کشفی، ڈاکٹر، ایک زندہ کرامت، مشمولہ مدح رسول ﷺ از راغب مراد آبادی، ص۲۴:
Sīyd Abu Al-Khair, Kashfi, Dr.aikZindahKrāmat, Mashmūlah: MidhUt Rasool (P.B.U.H), azRāgheb Murād Abādi, P.24

۱۴۔ مراد آبادی، راغب، مدح رسول ﷺ، ص:۱۰۷،۱۰۹
MurādAbādi, Rāghib, MidahutRasul (P.B.U.H), P.23

۱۵۔ ایضاً، ص:۱۰۳،۱۰۴ Ibid, P.103-104

۱۶۔ ایضاً، ص:۱۱۳،۱۱۴ Ibid, P.113-114

۱۷۔ ایضاً، ص:۱۳۱،۱۳۲ Ibid, P.131-132

۱۸۔ ایضاً، ص:۱۶۸---۱۷۶ Ibid, P.168-176

۱۹۔ ایضاً، ص:۱۷۶ Ibid, P.176

۲۰۔ ایضاً Ibid

21- http://allonlineislam.com

۲۲۔ ایضاً Ibid

۲۳۔ ایضاً Ibid

۲۴۔ ایضاً Ibid

۲۵۔ ایضاً Ibid

۲۶۔ ایضاً Ibid

۲۷۔ ایضاً Ibid

۲۸۔ ایضاً Ibid

۲۹۔ صادق علی، بستوی، داعی اسلام، خالد کمال اشاعت گھر دہلی۱۹۹۳ء، ص:۴۴،۴۳
Sādeq Ali, Bastivi, DāʿIslām, KhālidKmāl, AshāʿtGhr, Dehli, 1993, P.43-44

۳۰۔ مولانا، سلیم اللہ خان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ، کراچی، مشمولہ داعی اسلام از مولانا صادق علی بستوی،ص۲۰۱:
Mūlānā, Salim UllāhKhān, Sheikh ul hadith JāmiahFaruqiah, Karāchi, Mashmula: DaʿIslam azMūlānāSādiq Ali Bstvi, P.201

۳۱۔ محمد ولی رازی، مصنف ہادی عالم، دارالعلوم: کراچی، مشمولہ داعی اسلام از صادق علی بستوی،ص۲۰۱
Muhammad WaliRazi, MusanifHadiAālem, Dārul lum, Karāchi, Mashmula: Daʿ Islam azMūlānāSādiq Ali Bstvi, P.201

۳۲۔ صادق علی، بستوی، داعی اسلام، ص:۲۰۰ Sādiq Ali Bstvi, DaʿIslām, P.200

۳۳۔ ایضاً، ص:۵۱ Ibid, P.51

۳۴۔ ایضاً، ص:۵۵ Ibid, P.55

۳۵۔ ایضاً، ص:۹۷ Ibid, P.97

۳۶۔ ایضاً، ص:۱۱۴ Ibid, P.114

۳۷۔ ایضاً، ص:۱۱۶تا۱۱۷ Ibid, P.116-117

۳۸۔ ایضاً، ص:۱۲۷ Ibid, P.127

۳۹۔ ایضاً، ص:۱۳۹ Ibid, P.139

۴۰۔ ایضاً، ص:۱۶۱ Ibid, P.161